رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹
قیمت سالانہ ۲؎

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۱۱ مئی ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۹

گلدستہ اخبار

امریکہ سے ۳۰۰ ایمبولنس اور ۱۰۰ ڈاکٹر فرانس کو آرہے ہیں

روس کے اہل حرفہ اور سپاہیوں کی متحدہ کونسل نے اعلان کر دیا ہے کہ روس کوئی علیحدہ صلح نہ کریگا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۹ اپریل میں فرانسیسی بندرگاہوں سے ۹۹۵ جہاز روانہ ہوئے اور ۹۸۶ جہاز آئے

حال ہی میں بونر لا نے بجٹ پیش کرتے ہوئے اس جنگی قرضہ کا شکریہ ادا کیا جو گورنمنٹ ہند نے جنگ میں دیا ہے۔

چین نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔

جرمنی اور چائنا کے درمیانی تعلقات خدوش ہیں۔

امریکن ٹکسال میں ۴ لاکھ اونس چاندی ہر ہفتہ خرچ کی جاتی ہے۔

اپریل میں انگریزوں نے جرمن کے ۲۶۸ ہوائی جہاز نیچے گرا دئے اور جرمن نے ان کے ۱۴۳

سرحد پنجاب پر محسودی فرقہ کے ساتھ گورنمنٹ کی دو دفعہ مٹ بھیڑ ہوئی جس میں محسودی مغلوب رہے۔

لکھنؤ کے سول سرجن نے بوجہ اپنی بیماری کے رخصت لے لی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کر دیا ہے کہ جو لوگ امریکہ جائیں ان کو پاسپورٹ لینا ضروری ہے

جنگی قرضہ میں اب ۷ ارب ۱۷ کروڑ ۱۷ لاکھ ۵۳ ہزار، سو روپیہ کی درخواستیں آچکی ہیں۔

احاطہ بمبئی میں ۶ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ قرضہ فراہم ہوا ہے۔

پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ایک کروڑ ۶۳ لاکھ ۴۱ ہزار ۴۰۰ روپیہ فراہم ہوا۔

قیصر جرمنی کی موجودہ اصلاحات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صلح کا آرزومند ہے۔

جرمن کا کل جنگی خرچ ابتدائے جنگ سے جون ۱۹۱۷ء تک ۳ ارب ۹۵ کروڑ ہوا ہے۔

آسٹریا کے دارالخلافہ ویانا میں بڑے بڑے پولیٹکل واقعات ظہور میں آرہے ہیں۔

جرمن کے چھٹے جنگی قرضہ کی مقدار ۶۳۸ ملین تک پہنچ گئی ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا ایڈیٹر جو رخصت پر گیا ہوا تھا لندن میں فوت ہوگیا۔ اس نے ۸ سال تک اس اخبار کے متعلق کام کیا۔ قبل ازیں پاؤنیر کے سٹاف میں بھی رہ چکا ہے۔

جرمن کا خیال ہے کہ ۳ مہینے تک جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا۔

یونان میں روٹی کا قحط سخت ہو رہا ہے کیونکہ جرمن محرومی اشیاء کے جہاز برابر ڈبا رہا ہے۔

تار برقیات

جرمنی کی صلح کی اُمیدیں۔

لنڈن ۴ مئی۔ جرمن سوئیس اکنامک معاہدہ کا ۳۰ جولائی تک امتداد ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی سابق شرط میں آٹھ ماہ کی توسیع کی گئی تھی۔ مگر خبر ہے کہ جرمنی نے ۳ مہینے سے زیادہ کی توسیع منظور عہدنامہ پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ جنگ زیادہ دیر تک نہیں رہیگی۔

دشمن کی حالت۔

لنڈن ۴ مئی۔ ویسٹ منسٹر گزٹ اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ ڈگلس ہیگ کا منشا دشمن کو آدمیوں کی قربانیاں کرنے پر مجبور کر دینے کا ہے اس کی مزید رجعت اس کے لئے بہت جلد ایک امر اہم ثابت ہوگا۔ اس اثنا میں حملہ اور باوجود اس کے ان مورچوں کو قبضہ میں رکھنے پر مجبور کرتا ہے جن سے کہ ہٹ جانا چاہیے اور روز بروز زیادہ قربانیاں آدمیوں کی کرنے پر مجبور کریگا۔ باوجود اس کے اگر وہ کانٹین کو قبضہ میں رکھنے میں ناکام ہوا تو وہ بغیر سخت مشکلات میں پھنسیگا۔ اور جس کسی پچھلی لائن پر وہ قابض ہو سکیگا۔ اس کی تلاش کریگا۔

مغربی محاذ۔

لنڈن ۵ مئی۔ برٹش مراسلہ مظہر ہے۔ ہم نے جمعرات کو ۹۰۰ آدمیوں سے زیادہ گرفتار کرلئے ہیں جن میں ۲۸ افسر ہیں۔ ہم نے اُن مورچوں کو مستحکم کر لیا ہے جو ہم نے ہنڈن برگ لائن کے قطعہ دائرہ میں سر کئے تھے۔ اور دشمن کی خندقوں کے ساتھ ساتھ مشرق کی جانب پیشقدمی کی اور بہت سے جرمن ہلاک کئے۔ جمعرات کے روز سخت ہوائی جنگ ہوئی۔ دشمن کی تین کلیں نیچے اُتاری گئیں۔ چار کلیں بے بس ہو کر نیچے آ اتاری گئیں اور دو کو زمین پر اُتار کر نیچے لے آئے۔ ایک اور ہوائی جہاز ہماری لائینوں کے پیچھے آ اُتر آگیا۔ ہمارے دو ہوائی جہاز گم ہیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ فرانسیسی مراسلہ راوی ہے ہم نے خوب تیار ہو کر ایک حملہ کیا۔ اور کراؤن نامی گاؤں اور اس کے مشرق اور شمال میں کئی مستحکم مقام لے لئے۔ ابھی تک ایک سو پچاس قیدیوں کا شمار کیا گیا ہے۔ ریمز کے شمال مغربی علاقہ میں ایک سرگرم گولہ باری کے بعد ہم نے حملہ کیا اور چار کیلو میٹر طول پر پہلی جرمن لائینیں سر کریں۔ اور ۲۰۰ آدمی پکڑ لئے۔ مورانویلرز کے جنوب اور جنوب مغرب میں شامپین میں طرفین سے گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۵ مئی۔ بلجیمی مراسلہ مظہر ہے۔ مقام تھیہسٹیلس کے جرمن ہوائی جہازوں کے ایک مرکز پر اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے بم کے گولے پھینکے۔ بلجیمیوں نے رات کے وقت ڈیڑھ ہزار کیلوگرام پر بم پھینکے۔

لنڈن ۵ مئی۔ اس سہ پہر کو سر ڈگلس ہیگ رپورٹ دیتا ہے۔ ہم نے بیوگورٹ کے مغرب کی سمت ایک کامیاب یورش کی اور بہت سے آدمی پکڑ لئے ہم نے ہانکورٹ کے شمال کی طرف پیشقدمی کی اور دسنوئی کے مضافات میں بھی ہنڈن برگ لائن پر جو ہمارے نئے مورچے ہیں۔ اس پر رات کے وقت دشمن نے تین بالمقابل حملے کئے۔ ہماری گولہ باری نے ان کے پہلے حملہ کو توڑ دیا۔ اور سخت جنگ کے بعد دوسرے حملے بھی ناکام کر دیئے بسینس ہیں جو اُنہوں نے دیر غنیس کی تھیں ہم نے ان کو بھی ہٹا دیا۔

دشمن کا بھاری نقصان

برطانوی محاذ پر جنگ کی جو خاص ہیبتناک حالت ہے وہ برٹش فوجی طاقت کے مقابلہ میں جرمن فوجی طاقت ہے۔ مگر ہم گولہ باری کی مقدار زیادہ اور فوج کی طاقت کم استعمال کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے حال ہی میں اپنی توپوں میں بہت ہی اضافہ کر لیا ہے۔ خصوصاً ہلکی توپیں زیادہ بڑھالی ہیں یعنی ۵ سے ۳ انچی بحری توپیں۔ مگر آدمیوں کی بیس ہلاکت کی مثال غیر محدود ہے۔ چنانچہ ایک کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ ہوائی جہازوں کے جہازران بہت بلندی پر پرواز کرتے ہوئے بھی جابجا میدان جرمن لاشوں سے پٹے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے سکاٹی پرجوش وہ جان توڑ کر رہے ہیں۔ ووگاور کے شمال میں ہوائی چکی کے گرد جنگ سے ثابت ہوا ہے۔ جو دونوں میں آٹھ مرتبہ ایک دوسرے کے ہاتھ آتی رہی۔ یہ ہوائی چکی اسوقت انگریزوں کے قبضہ میں ہے بل کورٹ میں نو بالمقابل حملے ہوئے اور ان سب کو ہم نے پسپا کر دیا

جرمنی کے بافندگی کے کارخانے

لنڈن ۴ مئی۔ ایک جرمن سوشیلسٹ جرنل مخبر ہے کہ جرمنی کے بافندگی کے کارخانوں میں مشکل سے کوئی ایک کل پورے وقت یا بروز شام ہی چلتی ہے۔ مثلاً وسط فروری میں راکشماخ کی ۵۰۳۵ کلوں میں سے ۴۳۱۸ کلیں بیکار پڑی ہیں۔ سٹیوری کی تین کپاس کاتنے والی چکیوں میں سے دو چکیاں بند ہوگئی ہیں اور تیسری میں ۲ ہزار چرخوں میں سے صرف ۱۸۰ چرخے ۱۸ گھنٹے فی ہفتہ چلتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

انگریزی راج کی برکتیں

شیروُڈ ایڈی صاحب کی رائے ہندوستان میں انگریزی راج کی برکتوں اور فیوض عامہ کے بارے میں حسب ذیل درج ہے۔ صاحب موصوف انڈیا اوکنگ میں فرماتے ہیں۔ برٹش راج کے نتائج کا اقتضا امتحان کرنے کے لیے ہم ذرا ٹھہر جائیں ۔۔۔ یہاں کے لوگوں کو کم از کم سات فوائد پہنچے ہیں۔ (۱) آخرکار امن قائم ہو گیا۔ صدیوں کی جنگی پریشانیوں کی خونریزی کے بعد ایک مستقل حکومت اس ملک کے لئے ایک لاثانی عطیہ ہے۔ جس نے ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ اور ملک کے اندرونی جرائم اور چوروں اور ٹھگوں سے پاک کر دیا (۲) ملک کے مادی ماخذات کو ترقی ہے۔ (۳) تعلیمی میدان بڑا وسیع کر دیا گیا ہے اور اب ۱۹۱۰ء ۔۔۔۔۔۔ ۵۰ طلبا مدرسہ میں تعلیم پاتے ہیں (۴) باشندوں کو صفائی کی اور طبی امداد پہنچا دی گئی ہے۔ گزشتہ سال ۲۵۰۰ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ سے زیادہ آدمیوں کا علاج کیا گیا۔ طاعون چیچک اور دیگر امراض کا قلع و انسداد ہو گیا ہے۔ (۵) تجارت وسیع ہو گئی ہے۔ فی الحقیقت گزشتہ ساٹھ برس کے اندر دس گنا بڑھ گئی ہے۔ عمدہ انتظامی ایگزیکیٹیو لیجسلیٹو اور جوڈیشیل محکمہ جات کے ساتھ باثر حکمرانی جاری ہے ۔۔۔ (۷) مذہبی آزادگی ہمدردی انسانی کا وسیع کام جو قانوناً عمل کیا گیا ہے۔ مسلمات کی غلط کاریوں اور نفرت انگیز کردہات اور باشندوں کے سابق ظالمانہ جبر و تشدد مشاہدتی ہونا بچہ کشی ٹھگی اور دیگر برائیوں کا انسداد کر دیا گیا ہے۔ ۔۔۔ المختصر برطانیہ نے ایسے طور پر حکومت کی ہے۔ کہ روئے زمین کی بغایت غیر مستبدل قوم کو بدل دیا ہے اور نہایت ہی لکیر کے فقیر مشرقی لوگوں کو ایسا بیدار کر دیا ہے کہ برٹش نمونہ کی سلف گورنمنٹ کی طبعی آرزو پیدا کر دی ہے۔۔۔۔

اگر آج برطانیہ خطہ ہندوستان کو چھوڑ کر چلی جائے تو کیا ہوگا؟ ۔۔۔ ہندوستان اندرونی جنگ و جدل کے ساتھ خون میں غلطاں و پیچاں ہوگا۔ مادی ماخذات سے جو ملک میں ترقی پا گئے ہیں تغافل ہو جائے گا۔ ہندوستان کی تاریخ کی گھڑی کی سوئی صدیوں کے لئے پیچھے کو ہٹ جائیگی

مگر ذیل کی وجوہات سے میں یقین کرتا ہوں کہ انگلستان کی پوزیشن ہندوستان میں یقینی ہے۔ انگلستان کا مقصد اور ہندوستان کی حاجت یہاں کے باشندوں کی فلاحیت کے واسطے ایک طاقتور اور فیاض اور غیر ملک کی حکومت کے اقتضا میں متشابہ ہیں۔ ہندوستان کے لوگ امن کے عاشق اور اس کے باشندے وفادار اور قانع ہیں۔ قابل جنگ سکھ گورکھا اور محمدی جنگجو قومیں برٹش رول کے حق میں ہیں۔ مزید براں یہاں کے باشندے غیر مسلح اور قومیت اور مذہب میں متفرق ہیں۔۔۔ سب سے بڑھ کر لارڈ مارلے اور برٹش گورنمنٹ کی وہ پالیسی لوگوں کو جس قدر جلدی وہ فی الحقیقت سلف گورنمنٹ سے حظ اٹھانے کے قابل ہونگے اُن کو سلف گورنمنٹ دینے کے ذریعہ سے لکیر کے فقیر جم غفیر کو فتح کرتی ہے۔ تشدد اور جبر کے مقامی عملیات ظہور میں آئیں گے اور معدودے چند افسران اور مشنری صاحبان اپنی جانیں گنوا دیں مگر برطانیہ کی وہ پالیسی ہندوستان کو اٹھانے اور لوگوں کو منتہی تعلیم دینے اور قانع بنانے کی طرف مائل ہے۔

شیروُڈ ایڈی صاحب کی یہ رائے ہندوستان میں انگریزی حکومت کے بارے میں نہایت تحقیقی اور صحیح ہے۔ یہاں کے باشندوں کی بابت جو خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے سلف گورنمنٹ لینے اور دینے کی ضرورت اور پالیسی جو آجکل محکوم اور حاکم کے درمیان جوش زن ہے وہ بالکل حق بجانب ہے۔ ہندوستانی یہ نہیں چاہتے کہ انگریزی حکومت کا سایہ اُن پر سے جاتا رہے۔ بلکہ یہ کہ اُن کو برٹش نمونہ کی سلف گورنمنٹ ملے۔ جیسا کہ شیروُڈ ایڈی صاحب نے بیان کیا ہے۔ انگلستان کا مقصد اور ہندوستان کی حاجت یہاں کے باشندوں کی فلاحیت کے واسطے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ جو برکتیں ہندوستان کو انگریزی حکومت سے ملی ہیں اور جو ترقی ہندوستان نے اس حکومت کے زیر سایہ امن کے ساتھ کی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ ہندوستان اُن کے لئے نہایت شکرگزار اور احسان مند ہے۔ موجودہ حالت میں وفاداری کے لحاظ سے آئرلینڈ اور میکسیکو سے بڑھ کر ہے۔ برٹش گورنمنٹ کو ایسی نازک حالت میں جان و مال سے امداد دینے میں کسی ملک سے کم نہیں۔ اگرچہ ہندوستان سلف گورنمنٹ مانگنے میں حق بجانب ہے۔ تو بھی انگریزی سلطنت کا سایہ بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ باپ کا سایہ فرزندوں پر لازمی ہے۔ جب تک والدین زندہ رہتے ہیں۔ بچے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں لیکن

جہاں ﷲ کی آنکھیں بند ہوئیں پھر تو کون اور کیسا کون۔ یہی نسبت انگریزی سلطنت کو ہندوستان کے مختلف مذاہب اور سیاستوں اور قوموں کے فرزندوں کے ساتھ ہے۔ خدا کرے کہ انگریزی سلطنت کا پدرانہ سایہ ہندوستان پہ مدتوں تک قائم رہے۔ اور ہندوستان اُس کے سایۂ عاطفت کے نیچے ہمیشہ نیک امور میں پھولتا اور پھلتا رہے۔

مسیح کا کفارہ

مسیح کی صلیب اور اُس کا کفارہ مسیحی مذہب کی بنیاد اور مسیح کے اس دنیا میں آنے کی غرض ہے۔ پولوس رسول اور تمام رسولوں اور ابتدا سے لیکر آج تک ہمارے وعظ اور بشارت انجیل کا خاص مضمون یہی رہا ہے۔ اور رہیگا۔ یہ تجویز جو خدا نے مسیح خداوند کے ذریعہ سے انسان کی نجات کے لئے پوری کی سوائے مسیحی مذہب کے کسی اور مذہب میں نہیں ہے مسیحی مذہب کی خصوصیات میں سے یہ ایک خصوصیت ہے۔ مگر جیسا کہ یہ نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ ویسا ہی دنیاوی مزاجوں کے لئے یہ "ٹھوکر کھلانے والا پتھر" اور "بیوقوفی" ہے۔ عقل پرستوں کے سامنے یہ امر محالات سے ہے کہ ایک بے گناہ شخص گنہگاروں کے لئے مرے۔ لیکن وہ اس حقیقت اور روزمرہ کے متعلقہ عمل سے بالکل اغماض کرتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بھی "قصاص" اور "عوض معاوضہ" کا قانون رائج ہے جس کے رو سے ایک مجرم رہا ہو جاتا ہے۔ "ضمانت" کا عمل اور دستور بھی تو عدالت میں قانوناً جائز ٹھہرتا ہے اور روزمرہ اس کا عمل درآمد ہوتا ہے۔ جب دنیاوی عدالت میں اگرچہ وہ حد درجہ کی ناکامل ہے یہ قانون اور اُس کا عمل جائز اور ضروری متصور ہوتا ہے۔ تو کیا الٰہی عدالت میں یہ عمل ناجائز اور غیر ضروری متصور ہونا لازم ہے جہاں فرق دونوں میں یہ ہے کہ دنیاوی عدالت کا یہ قانون ناکامل ہے مگر الٰہی کامل۔ اسی لئے وہ انسانی فہم سے بلند و بالا ہے۔ مگر مسیح میں اُس کا کمال ہے۔

جنگی قرضہ اور اُس پر نقطہ چینی

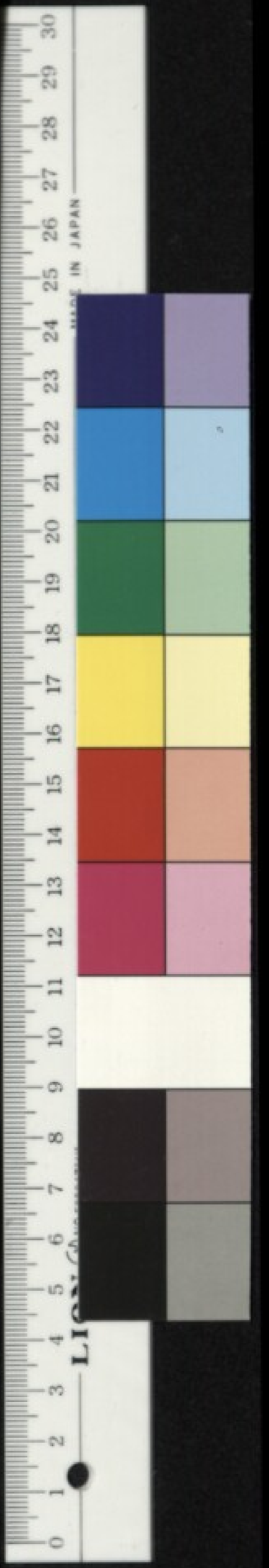
۲۰ اپریل کو کلکتہ اور اُس کے مضافات کے پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی ایک نمایندہ مسیحی کانفرنس زیر صدارت پادری [illegible] ہوئی جس میں لاٹری وغیرہ کے ذریعہ سے جنگی قرضہ جمع کرنے کے متعلق اعتراض کیا اور ایک میموریل اُس کے خلاف تیار کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اُس نے لوگوں کو جائز طور پر جنگی قرض دینے کی تحریک اور سفارش بھی کی ہے۔ اس میں اعتراض کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے شایاں نہیں ہے کہ اپنی اس ضرورت کے وقت اپنی قلمرو میں لاٹریوں وغیرہ کے ذریعہ سے جنگی قرضہ فراہم کرے۔ یہ وہ طریق ہے جس کی نسبت ابھی بہت برس ہوئے تردید کی گئی تھی۔ کہ لاٹری وغیرہ کا عمل مضر ہے۔ اور وہ ہمیں کے حق میں اس کو خلاف قانون متصور کیا گیا تھا۔

کروڑ پتیوں کا ملک

ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ حال ہی میں اخبار جی جی نے جاپان کی مردم شماری کی تو معلوم ہوا تھا کہ اس ملک میں ۲ ہزار ۳ سو ایک اشخاص ایسے ہیں جن کی جائیداد دس لاکھ پونڈ یا پچاس لاکھ روپیہ سے زاید ہے اخبار جی جی نے یہ مردم شماری تیسری مرتبہ کی ہے۔ اول دفعہ ۱۹۰۱ء دوسری دفعہ ۱۹۱۱ء میں یہ مردم شماری ہوئی تھی ۱۹۱۲ء میں پچاس لاکھ سے زاید جائیداد رکھنے والوں کی تعداد صرف ۱۰۲۵ تھی گویا ۱۰ سال کے عرصہ میں ان کی تعداد میں ۷۶ کا اضافہ ہوا ہے۔ گویا ۱۱۵ فی صدی متمول آدمی بڑھ گئے ہیں۔ ان سب کی جائیدادوں کی مالیت کو اگر جمع کیا جائے تو وہ ۲۰ کروڑ ۵۰ لاکھ روپئے ہوتی ہے۔ ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے زاید جائیداد والوں کی تعداد ۳۰ ہے۔ ۵۰ لاکھ روپیہ سے زاید صاحب جائیداد ۳۶ ہیں ۵۰ لاکھ روپیہ کے قریب جائیداد والوں کی تعداد ۱۰۸ اشخاص ہے۔ ۲۵ لاکھ روپیہ کی جائیداد ایک ۴ سو ۱۵ اشخاص کی ہے اور ایک ہزار ۴ سو ۳۳ آدمی ایسے ہیں جن کی جائیداد پچاس لاکھ روپے سے زاید ہے۔

پارلیمنٹ کے ممبر ہندوستان میں

یہ جنگ کیسے عجیب عجیب و غیر معمولی رنگ لا رہا ہے کہیں ہندوستان کے نمایندے وار کونسل میں تشریف لے گئے۔ کہیں ہندوستان سے کانگریسی لیڈروں کا وفد سلطنت گورنمنٹ کے متعلق صدا بلند کرنے کے لئے ولایت جانے والے ہیں۔ اور اب سرشمیں نے ایک خبر مشہور کی خبر سنائی ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کا ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان آئے گا۔ اور جنگ کے بعد کی اصلاحوں کے بارے میں ہندوستان کے مقامی حالات کا بغرض مطالعہ کریگا۔ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان اتحاد کی عجیب لہر چل رہی ہے۔ اگر ہم اس جنگ کو اتحاد کا جنگ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا جنگی اتحاد انگریزی سلطنت کے ساتھ غیر معمولی ہے۔ جنگ میں ہندوستانی اور انگریزی فوجوں کا اتحاد غیر متوقع ہے۔ اسی طرح اور دیگر قسم کے اتحاد جو اس جنگ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور جنگ



کے بعد جو یہ اتحاد بڑا اور بار رنگ لائیگا وہ کیسا عجیب ہوگا

ٹمپرنس لطیفہ

پادری واعظ صاحب یہ لطیفہ منٹگمری والا ہے امسال فرماتے ہیں۔ ٹمپرنس والے بھی کیسے عقل کے دھنی ہوتے ہیں۔ یا تو ٹمپرنس کے نشہ میں وہ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتے یا ہر بات میں ٹمپرنس کا راگ الاپنا ان کی زندگی کا مدعا ہوتا ہے۔ سنئے پنجاب ٹمپرنس فیڈریشن امرتسر کے سکرٹری صاحب اخبار بلیٹن (اردو) میں ایک ہارمونیم ماسٹر اور ایک کلرک کی ضرورت کا اشتہار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ درخواست کنندگان پرہیزگار اور خصوصاً غیر منشی نوش ہوں۔ فدا اس خصوصاً پر خیال فرمایئے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ

اگر تھوڑی بہت بھنگ پیتا ہو تو ڈر نہیں
اگر تھوڑی بہت افیون کھاتا ہو تو کوئی ہرج نہیں
اگر پوست اور چرس پیتا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں
اگر رم۔ برانڈی۔ وسکی اور نام شیریں کنٹری

آتشہ دو آتشہ وغیرہ وغیرہ کے دو چار پیگ اڑاتا ہو تو کوئی فکر نہیں۔ ہاں مگر تمباکو نہ پیئے۔ یہ شاید اس لئے کہ سکرٹری صاحب خالصہ بہادر ہیں جن میں تمباکو مذہباً حرام ہے۔ اشتہار بھی بلیٹن میں واہ۔ واہ جناب پادری صاحب! آپ فرماتے ہیں

یا تو ٹمپرنس کے نشہ میں کیا ٹمپرنس بھی کوئی نشہ ہے؟ اگر سچ مچ کوئی نشہ ہے تو واقعی ٹمپرنس نشہ بھی چھوڑنا چاہئے۔ دیکھئے اس ٹمپرنس کے نشہ میں بقول شما سکرٹری صاحب وہ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتے تو یہ نشہ کسی اور نشہ سے کم ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی کسی نشہ میں تھے۔ ورنہ کہاں ٹمپرنس اور کہاں نشہ؟

آپ نے تو اجتماع نقیضین کر دیا۔ جو محال ہے ٹمپرنس لطیفہ پر ذیل لطیفہ۔

پنجاب کا سرکاری بجٹ

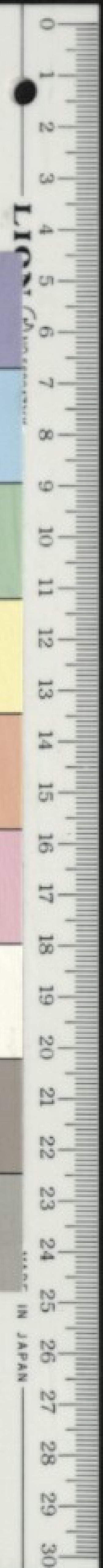
حال ہی میں جو پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا جلسہ ہوا تھا اس میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے پنجاب کا سرکاری بجٹ یوں بیان فرمایا۔ سال آئندہ کے لئے ہم دونوں ہاتھوں سے دلیری کے بغلگیر ہوئے ہیں اور پانچ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا ہم نے تخمینہ لگایا ہے۔ یہ آمدنی گزشتہ سال کی بہ نسبت ۴ لاکھ اور گزشتہ سے سابق سال کی بہ نسبت ۴۷ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔ ساتھ ہی اس کے اخراجات کا تخمینہ ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ لگایا ہے۔ جو گزشتہ سال کی بہ نسبت ۴۰ لاکھ اور گزشتہ سے ماقبل کی بہ نسبت ۳۲ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔ اس طرح ہمارے پاس سال آخر میں ایک کروڑ ۶ لاکھ روپیہ بچ رہیگا۔ یہ بجٹ بایں اگرچہ بڑا معلوم ہوتا ہے تو بھی جنگ اور دیگر ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی بجٹ کا ہونا لازمی امر ہے اور دانشمندی اور دور اندیشی سے خالی نہیں۔

صوبہ پنجاب کی فصلی حالت

آپ نے موجودہ فصلی حالت پر ریویو کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ امسال چارہ کثرت حاصل ہوا۔ ربیع کی حالت عمدہ ہو گئی۔ چاول اور کپاس بھی خوب ہوئے۔ لیکن دیگر اشیاء خوردنی کی حالت افسوسناک ہے۔ بارش فصل ربیع کے حق میں اچھی ہوئی۔ صرف گیہوں ہی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ زمین کاشت ہوئی۔ لیکن موسم سرما میں بارش بہت ہی کم ہوئی۔ بارانی قطعات زمین کی فصل کا اندازہ فی روپیہ ۷ سے ۸ آنہ تک لگا سکتے ہیں۔ چاہی زمینوں کی فصل کا اندازہ معمول سے کچھ کم ہے۔ لیکن دیگر صوبہ جات میں فصل ربیع اچھی ہوئی جبکہ اخیر نرخ اجناس پر بہت پڑا ہے۔ اور چارہ کے متعلق ہماری امنگ میں کمی ہو جائیگی صورت حالات کی نگرانی گورنمنٹ بخوبی کر رہی ہے اور وہ اس امر کا خیال ضرور رکھیگی کہ صوبہ میں جس قدر خوردنی اجناس ہے اس سے زیادہ باہر نہ جائے ہماری خوش قسمتی ہے کہ اجرت بہت زیادہ ہے اور بیرونجات میں مزدوروں کی مانگ بہت ہے۔ اس وقت افواج یا امدادی افواج میں ایک لاکھ مزدور ہندوستان سے باہر کام کر رہے ہیں اور سال میں کئی لاکھ روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ لہذا پریشانی کی کوئی وجہ معلوم نہیں پڑتی۔ پلیگ بھی امسال تقریباً بالکل معدوم ہے۔

الیومینیم دھات

ہمارے ہندوستان میں سب لوگ قریباً اس دھات سے واقف ہیں۔ اس دھات کی پیداوار میں گزشتہ دنوں میں بڑی بھاری ترقی ہوئی ہے۔ اس کو دریافت ہوئے ابھی صرف ۳۰ سال ہی کا عرصہ گذرا ہے ۱۸۸۶ء میں اس کی پیداوار ۲۸۳ پونڈ تھی۔ مگر ۱۹۱۳ عیسوی میں ۱۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ پیدا ہوئی۔ اس کی بڑی مقدار موٹر کاروں کی ساخت میں صرف ہوتی ہے اور اب برتن اور دیگر اشیا۔ اس کثرت سے بنتے ہیں کہ اس کی پیداوار دن بدن بڑی عشرت کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ مگر جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں اس کی درآمد اب بہت کم ہو گئی ہے



پنجاب نے کتنا روپیہ جنگی قرضہ میں دیا ذیل کا سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ہندوستانی جنگی قرضہ میں اپریل ۱۹۱۷ء کے آخر تک نیچے لکھے ہوئے اضلاع سے یہ رقمیں وصول ہوئیں۔

۱ لاہور	۳۸۹۷۱۰۰	۱۴ ڈیرہ غازیخان	۳۵۹۰۰
۲ شملہ	۹۰۷۴۰۰	۱۵ لائلپور	۲۸۱۰۰
۳ امرتسر	۶۰۴۹۰۰	۱۶ مظفرگڈھ	۲۷۸۰۰
۴ فیروزپور	۳۸۴۲۰۰	۱۷ گورداسپور	۲۷۸۰۰
۵ راولپنڈی	۳۸۰۷۰۰	۱۸ کانگڑہ	۲۵۵۰۰
۶ گوجرانوالہ	۳۴۳۴۰۰	۱۹ میانوالی	۲۲۵۰۰
۷ جالندھر	۲۳۸۲۰۰	۲۰ حصار	۱۹۴۰۰
۸ ملتان	۲۲۰۲۰۰	۲۱ انک	۱۴۸۰۰
۹ رہتک	۱۲۵۸۰۰	۲۲ گجرات	۱۴۰۰۰
۱۰ شاہ پور	۸۵۵۰۰	۲۳ جہلم	۱۲۶۰۰
۱۱ سیالکوٹ	۷۸۶۰۰	۲۴ ہوشیارپور	۱۲۱۰۰
۱۲ انبالہ	۷۴۹۰۰	۲۵ منٹگمری	۱۰۱۰۰
۱۳ کرنال	۶۲۷۰۰		

گوڑگانواں۔ جھنگ اور لودیانہ میں سے ہر ایک نے مجموعی طور پر دس ہزار سے کم دیا۔ جن کا کل مجموعہ ۲۳۴۰۰ روپیہ ہے۔ میزان کل ۷۷۵۵۰۰۰ روپیہ دیسی ریاستوں نے ۴۴۵۲۰۰ روپیہ یہ کل روپیہ ۱۱۹۰۰۲۰۰ روپیہ۔

سکول ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال اس سوسائٹی کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں کہ سوسائٹی نے ایک مشہور ڈرامہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۷ء کو بمقام احاطہ نصیر محمد خاں رات کے ساڑھے نو بجے کیا۔ اور ایک بجے تک ہوتا رہا۔ وہ مشہور و معروف ڈرامہ "کل الانصاف" تھا۔ مصنف نے اُس کو عمدہ بنانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ بہت سے سکالرز نے اس کو کیا۔ لیکن جس عمدگی سے سوسائٹی نے کیا اس کو شاید بہت تھوڑے طلباء نے دیکھا ہوگا۔ حاضرین کی تعداد چھ سو تک تھی۔ ہم خصوصاً اپنے معزز ہیڈ ماسٹر صاحب جناب محمد حسین صاحب صدر کرسی ٹمپرنس سوسائٹی۔ و جناب سکینڈ ماسٹر بدرالدین صاحب وائس چیرمین سوسائٹی ہذا کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے تشریف لاکر ڈرامہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ ہم **جنٹلمین یونین** کلب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے کافی سے زیادہ ہماری امداد کی۔ نیز اُن صاحبان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف مدد کی بلکہ خود بھی ڈرامہ میں پارٹ لیا۔ اُن میں سے بعض اصحاب کے نام یہ ہیں۔ بابو گوردواس رام۔ شیخ الطاف حسین۔ پنڈت امرناتھ۔ مسٹر تارا سنگھ۔ آتمارام۔ رام لبھایا۔ ہری رام۔ مسٹر دینا ناتھ وغیرہ۔ پبلک نے ڈرامہ سے حظ اٹھا کر داد دی۔ ناظرین اخبار سے امید ہے کہ آپ اس سوسائٹی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

برٹش ٹریننگ کیمپوں میں بشارت انجیل پاکٹ ٹسٹمنٹ لیگ کے مسٹر چارلس۔ ایم۔ الگزنڈر۔ جنہوں نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ساتھ جنگ میں لاکھوں حصے کلام کے تقسیم کئے ہیں۔ رپورٹ دیتے ہیں کہ مسٹر جارج ٹی ڈیویس کے ذریعہ جو برٹش ٹریننگ کیمپوں میں کام کر رہے ہیں۔ ۲۶ ہزار آدمی یسوع مسیح کو علانیہ اپنا منجی و نجات دہندہ قبول کر کے اقرار کیا ہے۔ ۶۰ ہزار آدمیوں نے پاکٹ ٹسٹمنٹ لیگ کے پلیج پر دستخط کر دیئے ہیں کہ وہ بائیبل کو روز پڑھتے رہا کرینگے۔ لاڈ ٹینس؟ خدا اس کام پر اپنی برکت نازل فرمائے جو موجودہ یورپی جنگ میں بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے ✦

اولاد کی خاطر دوسرے لڑکے کا قتل سننے میں آیا ہے کہ ایک ہندو عورت کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی کسی نالائق سنت سادھو نے اُسے بتلایا کہ اگر تو ایک عمل کرے تو تیرے ہاں اولاد ہو سکتی ہے۔ اولاد کی خاطر وہ عورت عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ عمل یہ تھا کہ ایک مرغ اور ایک بلی کو مار کر رکھ لو پھر کسی دوسری عورت کا جھوٹا لڑکا لاؤ اور اُسے قتل کر کے رکھ لو۔ ان تینوں چیزوں کو اکٹھا کر کے اور اوپر بیٹھ کر نہاؤ تو تمہارے گھر لڑکا ہو جائیگا۔

اولاد کے پیچھے دیوانی ہوئی ہوئی عورت نے ایسا ہی کیا اور محلہ میں رہنے والے ایک خوبصورت پانچ چھ سالہ لڑکے کا گلا دبا کر اسے مار ڈالا اور اپنا عمل پورا کر کے پھر اسے محلہ کے ایک کنوئیں میں گرا دیا۔ جس بدبخت ماں کا لخت جگر تھا وہ تڑپنے لگی تمام شہر چھان مارا آخر کنوؤں کی کھوج شروع ہوئی بچہ کو گم ہوئے چار گھنٹے ہو گئے۔ ماں پاگل سی ہو گئی تھی۔ جب آدمی کنوئیں میں اُترے تو وہ بھی کنوئیں پر بیٹھ گئی اور جس وقت کنوئیں کے نیچے سے آواز آئی کہ لڑکا مل گیا ہے تو اُسکی چھاتی زور زور سے دھڑکنے لگی۔ وہ بیتابانہ نظروں سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کنوئیں کی اندھیری تہ کو دیکھنے لگی۔ بچے کو جب آدمی ابھی اوپر نہ لائے تو ممتا کی ماری ماں نے بچے کو جھپٹ کر چھاتی کے ساتھ کیسا تو لگا لیا اور اسی حالت میں وہ رانی ہو گئی پھر گھر جا کر اُس نے بچے کو چارپائی پر لٹا دیا اور اُسے پکارا بیٹا آنکھیں کھولو۔ بیٹا بولو بولو



ہوم رول کن شرطوں پر مل سکتا ہے؟

حال ہی میں پنجاب کی کونسل میں جو تقریر حضور لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے فرمائی ہے اس میں اہل پنجاب کی بہادری اور وفاداری کا بڑے زور کیساتھ اعتراف کیا۔ اور ہوم رول پر اپنے خیالات ذیل کے الفاظ میں ظاہر کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں میں گورنمنٹ کا منشا واضح طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ گورنمنٹ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ سلف گورنمنٹ میں حصہ لینے کی خواہش لوگوں میں بہت بڑھ گئی تو بھی وہ اس بات کے خلاف ہے کہ یہ خواہش یکایک تبدیلی یا غیر معمولی انقلاب سے پوری کیجائے۔ ہاں جوں جوں تعلیم پھیلتی جائے گی۔ اتفاق مضبوط ہوجائیگا۔ اور لوگ پولیٹیکل تجربہ حاصل کرتے جائینگے۔ اسی طرح بتدریج سلف گورنمنٹ میں حصہ لینے جانا اسباب سے بہت مختلف ہے کہ فوراً ہی ایسی ایسی تبدیلی وقوع میں آجاوے۔ اور ہوم رول کے لیڈروں کے سمجھنے کے مطابق پولیٹیکل اختیارات گنواروں اور ناتجربہ کار اشخاص کے تفویض میں کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ایسی تبدیلیاں درحقیقت ویسی ہی انقلابانہ اور موجودہ گورنمنٹ کو شکست کرنے والی ہونگی جیسی کہ غدر پارٹی والوں نے عمل میں لانے کی سعی اور کوشش کی تھی۔"

اس تقریر سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہوم رول کے خلاف نہیں۔ بلکہ کسی ایسی فوری تبدیلی کی ضرور مخالف ہے۔ جس کا نتیجہ آخرکار باغیانہ اور مفسدہ پردازانہ ہو جو ہندوستان کے لئے نہایت مضر ہے۔ گورنمنٹ اس مرحلہ میں قانون قدرت کے ہی اصول کی پیروی کر رہی ہے۔ کہ ہر ایک طبعی برکت طبیعت عالم فیضان کو بتدریج پہنچایا کرتا ہے۔ آفتاب آن کی آن میں نصف النہار پر نہیں آجاتا۔ یہ طرفۃ العین میں غروب نہیں ہو جاتا۔ موسم دفعتہ تبدیل نہیں ہو جاتے۔ ہر ایک شے علی الفور بلوغت کو نہیں پہنچتی اور اگر یہ اور شغل اُن کے طبیعت عالم میں ساری چیزیں فوراً اپنے کمال کو پہنچ جائیں تو دنیا بجائے قائم رہنے کے گوناگوں نقصانات کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائے۔

یہی قاعدہ ہماری مہربان سرکار عمل میں لا رہی ہے جو نہایت ضروری اور مفید ہے۔

ریویوز

بہادران جنگ جس میں موجودہ جنگ یورپ کے سپہ سالاران اور دیگر انگریز و ہندوستانی جانبازوں کی بہادری اور جنگی کارنامے درج ہیں۔ کتاب نہایت دلچسپ حوصلہ افزا اور حیرت انگیز جنگی بیانوں سے لبریز ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلےٰ درجہ کی ہے۔ پڑھنے کے لائق کتاب ہے مؤلف مسٹر اے زبیر (بی۔ اے) سینٹ جانسن ہوسٹل آگرہ کے دلی جذبات، قومی فخر، شباب عالم کی روانی طبع اور جوش مسرت کا نقشہ ہے۔ قیمت نامعلوم۔ غالباً ۵ آنہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ پنڈت شیام لعل اینڈ سنز بک سیلرز۔ سبزی منڈی آگرہ سے مل سکتی ہے۔

سوانح عمری شریمتی پاتی جی نام سے کتاب کا مطلب ظاہر ہے۔ جین مت کی ایک بال برہمچارنی کا جیون چرتر ہے یہ جین خاتون آج شاید ساٹھ ستر برس کی عمر کی ہے اور اس نے آج تک شادی کا نام تک نہیں لیا گیان دھیان میں ہمیشہ لگی رہتی ہے۔ علاوہ اس کے سنسکرت کی عالمہ فاضل ہے۔ اس کتاب میں اس کے بہت سے اپدیشوں اور آریہ سماجیوں کے ساتھ متفرق مضامین پر بہت سے بحث مباحثہ درج ہیں جن میں انہوں نے شکست کھائی ہے۔ دگمبری جینیوں سے بھی بحث مباحثہ ہوا اور انہوں نے بھی اس سے شکست کھائی۔ جین مت کی بہت سی باتوں سے واقفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ قیمت ۶ر جین سبھا۔ جالندھر شہر سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

کالکا شملہ ریلوے ۷۶ صفحوں کا رسالہ ہے۔ پادری آر۔ ایم۔ واعظ صاحب کی تصنیف ہے۔ آپ کے اس سفر کا دلچسپ بیان ہے جو گزشتہ سال انہوں نے شملہ کا کیا تھا۔ پادری صاحب کی تصوفانہ طبیعت نے کالکا سٹیشن کو زمین اور شملہ کو آسمان اور اس ریلوے لائن کو [illegible] زندگی کے روحانی سفر سے استعارہ دے کر بیان کیا اور بڑی وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ وہ "یسوع راہ" ہے جس پر سالک چلکر حقیقت اور معرفت کی منزل منتہی کو پہنچ سکتا ہے۔ نہایت موثر قابل تعمیل اور مفید کتاب ہے۔ لطف صرف اس کو پڑھنے ہی سے آئیگا۔ ضرور دیکھئے۔ قیمت نامعلوم۔ غالباً ہر ہوگی۔ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے۔

مسٹر پرزاد سکرٹری ایس۔ ٹی۔ ایس بھلوال رقم فرماتے ہیں کہ پادری بیرز صاحب جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے سکول یونین ۲۸ ماہ گزشتہ کو سرگودہ تشریف لائے اور یکم مئی سے ۳ مئی تک سنڈے سکول کے متعلق لیکچر دیتے رہے لیکچر پر مضمون اور پر اثر تھے۔ رات کو میجک لنٹرن کے ذریعہ سے لیکچر ہوتے رہے لیکچر انگریزی زبان میں ہوا کرتے تھے جنکا اردو ترجمہ مسٹر اکبر سالک

لڑکیوں کو نیک مشورہ

(۱) پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی (۲) اور یسوع اور اُس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں دعوت تھی۔ (۳) اور جب مے ہو چکی یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ اُن کے پاس مے نہیں رہی۔ ... (۵) اُس کی ماں نے خادموں سے کہا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے کرو (۷) یسوع نے اُن سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو۔ اُنہوں نے اُنہیں لبالب بھر دیا۔

اس باب میں کچھ ذکر کیا جائے گا کہ ہم اپنے گھروں میں خداوند یسوع مسیح کو کون سی جگہ دیں چونکہ گھروں کی بنیاد شادی پر ہے۔ اس لئے قابل غور بات ہے کہ بنیاد کس طرح رکھی جائے۔ آجکل کا دستور ہے کہ شادی کے لئے بہت سی تیاریاں کی جاتی ہیں۔ قسم قسم کے کپڑے سیئے جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو دلہن اور دولہے کے لئے ضروری ہوتی ہے حاضر کی جاتی ہے۔ سب بڑے بڑے لوگ اور عزیز بلائے جاتے ہیں گھر سجائے جاتے ہیں۔ اور گرجا بھی سجایا جاتا ہے۔ غرض آپ سب جانتے ہیں کہ شادی کے لئے کیا کیا کچھ نہیں ہوتا۔

مگر افسوس ہے کہ آجکل کے بہتیرے خود خداوند یسوع کو دعوت دینا بھول جاتے ہیں۔ کیا وہ غریب اور حلیم اور مہربان دوست جو ہر وقت دل کے دروازے پر کھٹکھٹاتا ہے آنے سے انکار کریگا؟

کیا جب دنیاوی دوست بڑے بڑے انعام دیتے ہیں تو وہ خالی ہاتھ آئے گا؟ جب دنیاوی لوگوں کے حاضر ہونے سے اتنی خوشی ہوتی ہے تو بادشاہوں کے بادشاہ کے حاضر ہونے سے خوشی کس قدر نہ بڑھ جائے گی!

جبکہ لڑکیاں اپنی دوستوں سے صلاحیں لیتیں ہیں کہ کس فیشن کا ڈریس پہنے اور کہ ہانڈ میڈ کے کپڑے کیسے ہوویں۔ تو کیا بہتر نہیں کہ ہم اپنے اس عزیز سے صلاح لیویں کہ کس قسم کا سب سامان ہو؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو کچھ خوبصورتی بدصورتی میں امتیاز نہیں؟ دیکھو وہ کہتا ہے کہ جنگلی سوسن کو دیکھو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خود خوبصورتی کو دیکھتا اور اُسے پہچانتا ہے۔ اگر ہم اپنے دوست شروع سے صلاح لیویں تو وہ ہر ایک بات میں مدد کریگا۔ اور جو چیزیں ضروری ہیں وہ دینے کے لئے دل سے حاضر ہوگا۔

پر اب ذرا یہ بات قابل غور ہے کہ یہ عزیز دوست آنا بھی شرطوں پر ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہم اُس کے لئے ایک اچھا سا تخت حاضر کریں جس پر وہ ہی بیٹھے کسی اور کو اُس کا شریک نہ کریں۔ یہاں تک کہ دولہے کو بھی نہیں۔ یہ تخت تو ہمارا دل ہے جس کو وہ آپ ہی اپنے مطلب کا بنالیگا۔ بشرطیکہ وہ بالکل خالی ہو۔ یاد رکھیں کہ اُس کا ایک کونہ بھی اگر کسی اور چیز سے رکا ہوگا تو وہ قبول نہیں کریگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اُس کو سارے وقت یاد رکھنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ گرجے سے نکلتے وقت وہ اُس کو وہیں چھوڑ آئیں۔ کپڑے پہنتے وقت اُس کو ساتھ رکھنا ہے۔ اور جب تیار ہو چکے تو اُس سے دعا کرنی چاہئیے کہ جو کچھ کمی ہے تو اُس کو پورا کر۔ وہ ضرور دلہن کے روپ کو دوبالا کرے گا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ زیور عورت کا سنگار نہیں بلکہ خود خداوند اُن کا سنگار ہے۔

گرجے میں جاکر پادری صاحب کی آواز کو نہیں سُنتا بلکہ اسی عزیز کی آواز سننے کی کوشش کرنا چاہئیے۔ اور یہ بھی محسوس کرنا ہے کہ اب یہ بادشاہوں کا بادشاہ اپنے ہاتھ سر پر رکھ کر برکت دے رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ بادشاہوں کا بادشاہ اکیلا نہیں آیا کرتا۔ اُس کے ساتھ بہت سے فرشتے بھی ہوتے ہیں اور مقدسوں کی روحیں بھی ہوتی ہیں۔ اور شائید ہمارے عزیز جو مر گئے ہیں وہ بھی خداوند کے ساتھ آتے ہونگے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے خداوند کو خوشی کے وقت بھی ساتھ رکھنا ہے۔ دنیاوی ہنسی مخول اور ٹھٹھے سے پرہیز کرنا ہے۔ صرف اسی کے گیت گانے ہیں۔ کیونکہ خداوند غیرت والا خدا ہے وہ اپنی اور کسی اور کی پرستش ہوتے دیکھ نہیں سکتا بے شک یہ خوشی کا تو وقت ہے۔ لیکن صرف خداوند ہی میں خوشی کرنا واجب ہے۔ جو خوشی اُس کے باہر ہے وہ ناپاک ہے۔

چوتھی بات ہم نے اس عزیز کو کھانے پینے کی چیزوں میں بھی شریک کرنا ہے۔ اور اگر ہمارا ایمان ہے تو مقدسوں کو بھی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتی ہوں، مقدسوں کی شراکت پر۔ اگر ہم کو معلوم ہے کہ مقدس روحیں بھی ہمارے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ کیونکہ وہ ہمارے بڑے بھائی کی جگہ ہیں کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتا ہے کہ دولھا کا دوست دولہے کی آواز سنتا ہے اور خوش ہوتا ہے سو ہم کو چاہئیے کہ خداوند کے نام کا کیک یعنے پہلا حصّہ اُس کے لئے الگ رکھیں۔ اور مٹھائی اور ہر ایک چیز میں سے پہلے اُس کا حصّہ نکال لیویں کیونکہ وہ ہمارا سب سے بڑا مہمان ہے۔ ضرور وہ یہ سب قبول کریگا۔ یہ نہیں کہ جو کچھ بچیگا سو غریبوں کو دے دیا جائیگا۔ بچا کچھا کتوں کا حصّہ ہے اس کہ خداوند کو دینا چاہئیے۔



پانچویں بات سب کو رخصت کرتے خداوند کو اپنے گھر ساتھ لے جانا چاہیئے۔ جب ساری برکتوں کا باپ ہمارے گھر سارے کاموں میں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہمیں کسی قسم کی تنگی ہو۔

روحوں کو بچانا

جس طرح ہر حکیم و ڈاکٹر کا یہ فرض منصبی ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی جانوں کو بچائے اسی طرح روحانی حکیموں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ گنہگاروں کی روحوں کو بچائیں۔ بعض ڈاکٹر یا حکیم اپنے عہدے پر نازاں ہوتے ہیں کہ ہم اس عہدے پر مامور ہیں مریضوں کا علاج معالجہ اپنے وقت مقررہ پر حسب ضرورت اور حسب موقعہ کر دینا کافی ہے۔ ہم کسی کے جینے مرنے کے ذمہ وار نہیں ایسے ہی بعض روحانی حکیم بھی ہیں کہ جو نمائشی طور پر تو بہت کچھ کرتے ہیں۔ پر اگر کوئی امر ان کی شخصیت یا ذات کے خلاف ہو یا ان کا اس میں کسی طرح کا ذاتی فائدہ نہ ہو تو دور ہی سے سلام کرتے ہیں خداوند یسوع مسیح نے زمانہ کی دوربین نگاہ سے ہر زمانہ کے آنے والے لوگوں کی حالت کو دیکھ لیا۔ اس لئے تمثیل میں بتلایا کہ کس طرح کاہن اور لیوی کترا کر چلے گئے اور اس بے چارے زخمی و گھائل مسافر کی جس کو لٹیروں اور قزاقوں نے نیم جاں کر ڈالا تھا۔ خبر نہ لی اور پروا نہ کی اور چشم پوشی کر کے چلے گئے۔ پر اس بیچارے سامری نے جس کا درحقیقت وہ کام نہ تھا اور نہ اس کا اس زخمی سے چنداں تعلق تھا۔ خبر گیری کی مدد کی اور بہت کچھ کیا موجودہ زمانہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کہ جو کاہن و لیوی کے مصداق ہیں جو انہیں بہ نسبت کسی کی روح کے بچانے کے اپنی پوزیشن کا بہت بڑا خیال ہے اور بمقابلہ کسی کی تکلیف و مصیبت کے اپنے آرام کا اور بہ نسبت خدا کے جلال کے اپنی عظمت کا اور بہ نسبت دوسرے کی بہتری کے اپنی بھلائی و ناموری کا خیال ہے۔ مگر سب ایسے نہیں ہیں بہتیرے ایسے بھی ہیں جو گنہگاروں کی روحوں کے بچانے کے لئے اپنی جان تک نثار کر دیتے ہیں خدا اپنے کارندوں کی آنکھیں کھولے کہ وہ اپنی غفلت سے آگاہ ہوں۔ اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں چند اشخاص ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اگر ایک ان میں سے راستی پر نہ ہو تو دوسرے کو جرات نہیں ہوتی کہ کچھ کہہ سکے کسی کی جرات نہیں ہوا کرتی ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔ یہاں غفلت ہو رہی ہے یہ ناجائز ہے و نامناسب ہے۔ مگر کون کہے اور زحمت میں پڑے اس لئے کہ خطائے بزرگاں گرفتن خطاست اور سامری کو دخل نہیں اگر اعلیٰ طبقہ کے لوگ واقف ہوں کہ فلاں جگہ نے اپنا فرض ادا نہ کیا یا غلطی کی تو ان کے وجود و مرتبہ کے لحاظ سے خوشی اختیار کی یا اغماض کر گئے۔ اگر عوام کو آگاہی ہوئی تو کسی نے یہ سمجھ کر خموشی اختیار کی کسی نے مصلحت پر محمول کیا کسی نے دور اندیشی سے قفل خاموشی لگایا کہ میں کم حیثیت و لیاقت کا آدمی ہوں۔ میری طوطی کی آواز کو نقارخانہ میں کون سنیگا؟ اگر سنا بھی تو چیخ مرد۔ دیجائے گی۔ اس لئے ان کی وہی رفتار جاری رہی جو پہلے تھی جب کوئی مزاحم نہ ہوا تو انہوں نے سمجھا کہ جو کچھ میں نے کیا یا کرتا ہوں وہ جائز و مناسب ہے۔

مگر جن پگڈنڈی ہے اگر ان کی تحقیق و تفتیش درستی سے کیجائے تو درحقیقت ایسے مظلوم و مصیبت زدہ مسافر اس دنیا کے جنگل میں ملیں گے جن کو شیطان نے آدھ موا کر کے چھوڑ دیا۔ کاہن صفت اور لیوی نما اس راہ سے گزرتے چلے جاتے ہیں مگر ان کی پرواہ کوئی نہیں کرتا۔ وہ ہلاک و برباد ہوتے جاتے ہیں۔ ہم دعا کریں کہ خدا ایسے سامری صفت اشخاص کا شمار دنیا میں زیادہ کرے کہ جن کے وسیلے بہت سی روحیں ہلاکت سے بچالیجائیں ✦

مسٹر گل کے سوالوں کے جواب

اس وقت تک ہمارے پاس تین صاحبان کی جانب سے مسٹر گل کے سوالوں کے جوابات آئے ہیں جو قریب قریب سب یکساں ہیں۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یکجا قلمبند کر کے درج کر دیا جائے۔ ایڈیٹر

نمبر سوال	نعمت علی پالم پور	یعقوب مسیح بٹالہ	فیلقوس انگی پور
۱	بیت لحم	بیت لحم	بیت لحم
۲	یوحنا	سمعی	یوحنا
۳	.	لمک	الیاب
۴	رسمر	سموئیل	سموئیل
۵	فرات	فرات	فرات
۶	لوط	لوط	لوط
۷	آسا و سموئیل	نون یشی	یسی ناتان سموئیل

ریویو

ڈبل الڈیل احسان علی الہندوستان

بزرگوار استاد نامے گرامی جناب ڈاکٹر اوڈی وائٹ بریخٹ صاحب مدظلہ نے مقدس متی کی انجیل تفسیر انگریزی میں بہ پیرایہ ناظرین فرمائی تھی



(چونکہ محض انگریزی دان اصحاب پر یک گونہ احسان تھا) مگر تقدس مآب کینن ڈاکٹر پادری ہوپر صاحب زاد کرمہ اسی تفسیر کو محض ہندی جامہ جدید پہنا کر عالم شہود میں لائے ہیں۔ فی الحقیقت صرف ہندی دان اصحاب پر احسان ہی نہیں بلکہ یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ایسا گراں بہا گوہر محض انگریزی ہی میں مقفل رہنے کے قابل نہیں۔ پس ڈبل الڈبل احسان یوں رونما ہوا ہے۔

(۱) مصنف اول کو صاف دکھایا کہ ایسی بیش بہا بضاعت یوں مفید ترین ہو سکتی ہے (۲) ہندی دان گن چکیول اتی کرنا ہی نہیں بلکہ اُن میں ایک نئی روح پھونک ڈالی ہے۔ اس کی نرالی خوبیاں اگر بترتیب بیان ہوں تو نور افشاں کے چھپ جانے کا احتمال مانع ہے۔ تاہم قدرے تذہیب (الف) اگرچہ محض ترجمہ ہے۔ تاہم متن شریف کا (لفظی ترجمہ) بالکل نیا از خود کیا گیا ہے اور یوں کتاب گویا بالکل ایک نئی کتاب بن گئی ہے (ب) اس کے الفاظ کی باموقعہ پرزور ترتیب کیا ہے؟ بلکہ صراف کے کانٹے پر کے تلے ہوئے اور گنے اور منے ہوئے الفاظ ہیں جن میں کمی و بیشی ناممکن ہے (ج) ہر صفحہ سے سوسا چار، چنے اور چکھے آئے ہیں۔ مگر حاشی پر صفحہ ہی کو شہد سا چار، اچار ا ہے ع

گویا نے شوق ز حلاوت جدا لبم

(د) ہمارے آقی پر بے رقیق ہوپر صاحب نے ترجمہ تفسیر اور ترجمہ جدید کے علاوہ دس صفحے کا مقدمہ (دیباچہ) لگا کر بے حد احسان کیا ہے۔ ہاں خاص کر واعظین اور عام طور پر عوام الناس کے لئے بہت کچھ سامان بہم پہونچایا ہے جس کے احسان کو الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ قیمت صرف ۸ بغیر محصول ڈاک جزاک اللہ رضی اللہ ہو پر جزاک اللہ۔

آپ کی محنت واقعی ٹھکانے لگی جزاک اللہ فی الدارین خیر اپسیح ہے بڑوں کے بڑے کام پر بجا اس شبہ سیو اکو سو سیکھتا بردان کریں۔ آمین۔

میں ہوں آپ کا ہمدست ملک روشن خاں
گرنٹھیس جنڈیالہ گرو ضلع امرتسر

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن ثاقب

تصور ہے مری آنکھوں میں کس کے رخ روشن کا
کہ ہر ذرہ میں جلوہ دیکھتا ہوں برق ایمن کا۔
نہیں وہ مجنوں نہیں دیوانہ ہوں جو سمجھے کے بن کا
سمایا ہے مری نظروں میں جلوہ دشت ایمن کا
صدائے زیر و بم ہے مری آہنگ انا الحق
میں ہوں اک بلبل نغمہ سرا مسیح کے گلشن کا
چھپاؤں حال دل اپنا میں کیونکر تجھ سے اے مولی
تو شاہد میرے ظاہر کا تو ناظر میرے باطن کا
مزہ کچھ تو ہے پردہ داری میں ہم سے جو پردہ ہے
وگرنہ تجھ کو کیا مشکل اٹھا دینا ہے چلمن کا۔
محبت کا ترے ہی واسطہ ہے یہ اے مسیح پیارے
اٹھا لیتا ہوں میں احسان جو ہر ظلم دشمن کا
تو رکھ گر نام ثاقب کو مسیحا عشق میں اپنے۔
نشاں تربت کا باقی ہو نہ اس کی جا نہ مدفن کا

ٹھمری

پاپی کیسے پہونچو گے!
کہو تو ایشور کے دربار۔
جب لگ اس سنسار میں پہونچ
تب لگ کہاں آدھار
پاپی کیسے پہونچو گے!
ندیا گہری اگم ہے۔۔۔۔
اور جھنجھری ہے نیا
کھیون ہار بلو منو ار دو۔
چڑھ سے سر شار۔
پاپی کیسے پہونچو گے!
جس کو سدھ بدھ کچھ ناہیں
وا سور کھ کی آس۔
ہا ہا کار مچیں اس دم۔
جب پہونچو منجدھار
پاپی کیسے پہونچو گے؟
ساگر بھنور میں نیا تمری
اٹک رہی ہے کا ہے
نیہ لگاؤ ایشور سے
جو لگا دے بیڑا پار۔
پاپی کیسے پہونچو گے؟
خدا کی پر بھو بنتی ہے
اب بیڑا پار لگاؤ۔
یشوع تمری آس سے ہو
تمہیں ہو کھیون ہار
پاپی کیسے پہونچو گے؟

نیاز مند:- ٹامس نثرنگ خدا کر (میرٹھ)
یم۔ ای مشن حسب ہدیہ

یہوشوع ۳: ۱۰

اب سے تم یقین کرو گے کہ زندہ خدا تمہارے درمیان ہے۔

جب یہوشوع حضرت موسے کا جانشین ہوا اور بنی اسرائیل کو جو مختلف مقاموں میں رک رک گئے تھے سے کنعان چلنے لگا۔ تو یہ وعدہ اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے کہا یہوشوع فطرتاً پست

ہمت تھا۔ اور قوم کی سرداری کی خدمت میں اُس نے پہلا ہی قدم رکھا تھا۔ مگر خدا سے جو اختیار و اقتدار اُس کو حاصل ہوا تھا۔ اس سے وہ دلیرانہ الفاظ ہی اُن کی ہمت بڑھاتے ہے۔ خود اُس نے اپنی زندگی میں خدا کی عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کیا۔ اور قوم نے بھی تا ہم سے وہ یہ جملہ اپنی زبان پر لاتا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھے پورا یقین ہے۔ اور یہ قوم بھی اعتقاد رکھتی ہے کہ خدا نے اس سفر میں کیسی کیسی قدرتیں ظاہر کیں ضرور وہ ہمارے درمیان ہے۔ اب سے لیتے آپ وقت سے خاص طور پر خدا کی حضوری ہمارے درمیان ہوگی۔ یہوشوع نے پہلے خود خدا سے قوت حاصل کی اور دلاور ہو گیا۔ اس لئے وہ اوروں کو ترغیب دے رہا ہے (۱) کیا قوم نے بھی یقین کیا یا نہیں؟ ہاں اُنہوں نے یقین کیا۔ اُس کا یقین اس کی فرمانبرداری سے ثابت ہے۔ اگر یقین کرتے تو آگے نہ چلتے ہچکچاتے عذر معذرت کرتے۔ بزدلی ظاہر کرتے۔ پر انہوں نے ایسا کوئی حیلہ نہ کیا جس سے اُن کی بے اعتقادی ظاہر ہوتی (۲) زندہ خدا کا ثبوت کیا ہے؟ جیسے ظالم بادشاہ سے ایک شخص کے وسیلے خلاصی دلوانا (۲) سفر میں بادل اور آگ کے ستون سے رہبری (۳) معجزانہ خوراک (۴) دشمنوں سے پناہ اور فتحیابی (۳) زندہ خدا کے یقین کرنے کا فیض۔ (۱) ان میں بجائے سرکشی کے فرمانبرداری اور بزدلی کے عوض جرأت و دلاوری فخر کی جگہ حلم و بردباری پیدا ہو گئی (۴) کیا زندہ خدا ہمارے درمیان ہے؟ کیا ہمارے خدا نے ہم سے بڑے بڑے سلوک نہیں کئے کیا ہمیں بڑی بڑی مصیبتوں سے دشمنوں کے حملوں سے نہیں بچایا؟ کیا ہمیں معجزانہ رزق نہیں پہنچایا۔ کیا وہ بارہا ہماری سپر نہیں ہوا؟ ہاں یہ اُسکی رحمت کا خاصہ ہے جو ابتدا ہی سے اپنے بندوں کی حمایت کرتا ہے۔ اُسکی خصوصاً جو اُسکا کامل یقین رکھتے ہیں۔ راقم۔ جے۔ بی۔ ایل۔ از [illegible]

دار السلطنت دہلی میں مسیحی خدمت کی عظمت

میں بعد امتحان میٹرک کے بطور سیر و تفریح طبع شہر دہلی میں آیا۔ اور ایک مہربان کی بدولت موٹر کی ہوا خوری میں پرواز کرتا ہوا خوب سیر کی جس سے دل نہایت خوش و خنداں ہوا۔ مگر ایک بات جو سب سے زیادہ خوشی بخش تھی۔ سو یہ ہے کہ ۱۵ اپریل بروز اتوار میں میتھوڈسٹ گرجا میں عبادت کے واسطے گیا۔ جماعت کچھ غیر معمولی خوشی سے بھری ہوئی تھی باعث اس خوشی کا یہ تھا کہ ۱۲ اشخاص مرد و عورت مسیح کا اقرار کرنے کو حاضر تھے۔ اور باری باری اُس حوض میں اُترتے جو پلپٹ کے نیچے بنا ہوا تھا۔ پاسٹر عبدالرحیم صاحب نے اُن کو غوطہ دیا۔ امیدوار تو زیادہ تھے۔ مگر آریہ سماجیوں کی زبردستی و ظلم سے چند اشخاص رک گئے۔ یقین ہے وے بھی جلد شیطان کے پنجے سے نکلیں گے۔ غوطہ لینے کے بعد جماعت نہایت سُریلی و شیریں آواز سے یہ جوشیلی آیت گاتی تھی "یہاں تک وفادار رہ کہ موت بھی گوارا ہو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا"۔ جس وقت یہ گاتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے آسمان پر گنہگار کے توبہ کرنے پر خوشی مناتے ہیں۔ بپتسمہ یافتوں میں ایک شخص کا حال خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ جوان بنام جیدیو سنگھ خلف گربخش سنگھ ایک معزز خاندان سکھوں میں سے ہے جو آریہ سماجی ہیں لیڈر بھی ہیں۔ اس کے والدین بھائی بہن اچھے تعلیم یافتہ و سرکاری ملازمت میں ہیں۔ یہ جوان خود بھی شاستری اور رامجس ہائی سکول دہلی میں سنسکرت مدرس تھا۔ دو سال پیشتر سنیاسی بن کے تمام تیرتھوں میں پھرتا پھرا مگر من کی شانتی نہ پائی۔ اپنے تمام عزیز و اقارب اور عزت و نام کو خیر باد کہہ کے خداوند مسیح کے قدموں پر آیا اور حقیقی تسلی پائی۔

پھر تاریخ ۲۹ اپریل کو کیا دیکھتا ہوں کہ ڈاکٹر جانشوا صاحب حوض میں اترے اور ۳۰ اشخاص عورت و مرد کو بپتسمہ دیا اور اسی طرح سے شیریں کلامی سے گاتے تھے۔ سنا جاتا ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ۵۰ یا ۶۰ اور امیدوار متلاشی بپتسمہ کے واسطے تیار ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کے دل خوشی و شکر گزاری سے بھر گیا کہ یہ شہر نہ صرف دار السلطنت حکومت انگلشیہ ہی ہے۔ مگر دار السلطنت بادشاہت خداوند مسیح بھی ہوتا جا رہا ہے۔

ایک اور بات کہہ کے میں اپنے مضمون کو ختم کرونگا یہاں ڈاکٹر جانشو صاحب مع اُن کی میم صاحبہ عرصہ ۸ سال سے خداوند کی خدمت میں مشغول ہیں اُن کا تعلق کسی مشن سے نہیں ہے۔ مگر خداوند کا کام آزادانہ کر رہے ہیں۔ اُن کے شفاخانہ میں ۷۰-۸۰ مریض روزانہ مفت دوا پاتے ہیں۔ ہسپتال میں ۸ کھاٹ غریب بیکس مریضوں کے واسطے ہیں جہاں کھانا اور علاج مفت مہیا کیا جاتا ہے۔ ایک مدرسہ بھی جاری کر رکھا ہے جس میں ۸۰ غریب لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ بازار کی منادی اور عبادتخانوں میں خاص حصہ لیتے ہیں جس کو تعجب ہے کہ ایک ہندوستانی بغیر مشن کی مدد کے کس طرح ایسا بھاری کام چلا رہا ہے۔ مگر خداوند اُن کی مدد کرتا ہے۔ سنا ہے کہ حضور وائسرائے و کمانڈر انچیف و دیگر حکام ان کی امداد کرتے۔ خداوند اُن کے کام پر برکت بخشے۔ ہندوستانی مسیحیوں میں ایمان و ہمت کی ضرورت ہے۔ والسلام

دہلی مورخہ ۳ مئی ۱۹۱۷ء

راقم۔ آر۔ شیر گوردت سنگھ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۹۱۷ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حرفتی کا خاص انتظام۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو مستحکم بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ پرائمری کی تعلیم ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہے جو ننھے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر کرتا ہے۔ تمام خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ماہوار۔ اگر ایک خاندان سے دو بچوں لیویں دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں فرنیچر کا ذخیرہ مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چین رکشا گرد نکول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چین رکشا لعہ سے عہ گرد نکول لعہ سے عہ روپیہ۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور وسیع کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے اساتذہ صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بہ ذیل پتہ درخواستیں بھیجیں۔

مشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

چندہ سالانہ ۸ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۷ ہر کاپی کا۔ مشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور کرسچن اینڈ نارتھ انڈیا سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں فہرست کتب کیلئے درخواستیں بھیجو منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہواری پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ آنے سے لیکر ۴ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ " ے

غیر ممالک سے " ۱۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	ے	لعـہ
چوتھائی کالم	ے	لعـہ	عـہ
نصف کالم	لعـہ	عـہ	مـہ
پورا کالم	عـہ	مـہ	ـہ
پورا صفحہ	ـہ	صعـہ	اـہ

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ آنہ لیا جاتا ہے کم کسی اشتہار کیلئے نہ دیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

تیل واسطے زخم

۱۲/۶

تیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی داد چھاجن اور کھجلی کے لئے انسان ہو یا جانور یکساں فائدہ کرتا ہے مجرب ہے۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ دو اونس شیشی ۱ر

سرمہ واسطے دکھتی آنکھ

ایک ہی دن میں فائدہ کرنے والا نہایت بیش قیمت ہے قیمت ایک تولہ ۸۔ ڈاکٹر۔ ای۔ نیوٹن اوبیڈ ایہ ڈاکخانہ لکمن پور سرگجہ سی پی۔

ضرورت

۲/۴

ایک ہندوستانی مسیحی زنانہ سب اسسٹنٹ سرجن اور ایک تجربہ کار کمپاؤنڈر کی ضرورت ہے۔ معہ اظہار لیاقت اور تنخواہ مطلوبہ کے بنام ڈاکٹر پی آر ایلیٹ صاحب ویسلین مشن اکبر پور ضلع فیض آباد یوپی سے درخواست کریں۔

اشتہار

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن پنجاب اس سال دیسی مسیحی طلبا کو پانچ وظیفے آٹھ روپیہ ماہوار دینے کے لئے تیار ہے۔ یہ وظیفے کالج میں تعلیم پانے کے لئے ہیں اور دو سال تک جاری رہتے ہیں۔ ہر ایک وظیفہ خوار کو تحریراً وعدہ کرنا ہوگا کہ وہ وظیفے کی کل تعداد تعلیم سے فارغ ہونے پر ماہوار قسطوں سے واپس کرینگے۔ کل درخواستیں بی۔ ایل رلیا رام وائی ایم سی اے لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ جن سے کہ اور حالات بھی دریافت ہو سکتے ہیں۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا